اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

اللہ اکبر ۔ الخاتم غلام احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

AL FAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ

ششماہی ۸عہ

سہ ماہی ۱۲/۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۸ عہ

جلد ۲۴	مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۸۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۷۔ اکتوبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج بسبب سہل زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ باقی حالت بدستور ہے ؛

آج بارہ بجے کی ٹرین سے جناب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب گوہر رامپوری تشریف لائے۔ آپ انشاء اللہ جلسہ تک یہیں قیام فرمائیں گے ؛

جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی سیالکوٹ۔ گجرات کھاریاں اور کالرہ دیوان سنگھ کے تبلیغی دورہ کے بعد اور ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی غلام احمد صاحب مجاہد

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہیئے کہ احیاء اسلام کیلئے محنت اور جانفشانی کرتے ہوئے تمہارے جگر خون ہو جائیں

"اِس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹادی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا۔ حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے۔ کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔" (فتح اسلام)

کمیٹی دارالشکر قادیان کا ضروری اعلان

(۱) تمام حصہ داران کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مجلس مشاورت کے ایام میں کمیٹی کے حصہ داروں کا جنرل اجلاس ہوگا۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے۔ ہر حصہ دار اس اجلاس میں شریک ہو۔ جس میں کمیٹی کے بہت سے ضروری امور پیش ہونے والے ہیں۔ اور ان کے متعلق حصہ داروں کی کثرت رائے سے فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲) محلہ دارالشکر کے لئے اراضیات تجویز کی جارہی ہیں۔ جن میں سے ایک حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی کے شمالی جانب احمد آباد تک کی اراضی بھی ہے۔ تفصیلی امور جنرل اجلاس میں پیش ہوں گے۔

(۳) بعض ممبر کمیٹی کے قرعہ کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ سو ان پر واضح ہو۔ کہ فی الحال جو روپیہ اکٹھا ہوا ہے۔ وہ زمین خریدنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ جنرل اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ کس قدر روپیہ زمین کے لئے دیا جائے۔ اور باقی قیمت زمین کے لئے کیا کیا جائے۔ اور قرعہ نکالنے کا انتظام کیا کیا جائے۔ اس اجلاس میں ایک قرعہ بھی نکالا جائے گا۔ جس کے لئے صرف ان ممبروں کا نام شامل کیا جائے گا۔ جنہوں نے مئی ۱۹۳۶ء سے اکتوبر ۱۹۳۶ء تک کی تمام اقساط مع رقم اغراض مشترکہ ادا کردی ہوں گی۔

(۴) یہ کمیٹی ماہ مئی ۱۹۳۶ء سے شروع ہے۔ اور ہر ممبر کو مئی ۱۹۳۶ء سے تمام ماہ کی اقساط دس روپے ماہوار فی حصہ کے حساب سے ادا کرنی ہوتی ہیں۔ نیز ابتدا میں سال بھر کے لئے تین روپے سالانہ فی حصہ اغراض مشترکہ کے لئے بھی دینے ہوتے ہیں۔ مگر بعض ممبر ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ چند اقساط بھیج کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اغراض مشترکہ کے لئے رقم نہیں بھیجتے۔ یا پوری مقررہ رقم نہیں بھیجتے۔ ایسے تمام ممبروں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کے بقایاجات (مع جرمانہ) بہت جلد ادا کردیں۔ ذیل میں کمیٹی کی آمدنی کے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔ اخیر ستمبر ۱۹۳۶ء تک اس کمیٹی میں کل ۹۶ افراد شامل ہوئے۔ جن کے حصوں کی تعداد ایک سو ساڑھے تین (۱۰۳½) ہے۔ کمیٹی کے ممبر حسب ذیل طور پر کمیٹی میں شامل ہوتے رہے۔ جن کے حصوں کی تعداد بھی ساتھ دی جاتی ہے۔

	یکم تا ۲۰ اپریل ۳۶ء	۲۱ تا اخیر اپریل ۳۶ء	مئی ۳۶ء	جون ۳۶ء	جولائی ۳۶ء	اگست ۳۶ء	ستمبر ۳۶ء	میزان
تعداد افراد	۲۵	۱۸	۱۷	۷	۱۷	۶	۶	۹۶
تعداد حصص	۲۸	۱۹	۲۰	۷	۱۷½	۶	۶	۱۰۳½

کمیٹی کی ماہوار آمدنی حسب ذیل طور پر ہوئی۔

ماہ اپریل ۳۶ء	مئی ۳۶ء	جون ۳۶ء	جولائی ۳۶ء	اگست ۳۶ء	ستمبر ۳۶ء	میزان
۵۸۱-۸-۰	۵۱۱-۰-۰	۸۶۴-۸-۰	۶۲۴-۸-۰	۸۰۳-۰-۰	۱۱۳۴-۰-۰	۴۵۱۸-۸-۰

آمدنی اور بقایا بذمہ ممبران ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اغراض مشترکہ	قسط مئی ۳۶ء	قسط جون ۳۶ء	قسط جولائی ۳۶ء	قسط اگست ۳۶ء	قسط ستمبر ۳۶ء	میزان
وصول شدہ رقوم ۲۱۱-۸-۰	۱۰۳۵-۰-۰	۹۸۵-۰-۰	۸۸۵-۰-۰	۷۲۵-۰-۰	۵۹۵-۰-۰	۴۴۴۶-۸-۰
قابل وصول رقوم ۹۹-۰-۰	x	۵۰-۰-۰	۱۵۰-۰-۰	۳۰۰-۰-۰	۴۴۰-۰-۰	۱۰۳۹-۰-۰

بعض ممبر اپنا روپیہ پیشگی بھیج دیتے ہیں۔ ان کا حساب حسب ذیل ہے۔

پیشگی قسط اکتوبر ۳۶ء	پیشگی قسط نومبر ۳۶ء	پیشگی قسط دسمبر ۱۹۳۶ء	میزان
۵۲-۰-۰	۱۰-۰-۰	۱۰-۰-۰	۷۲-۰-۰

کل آمدنی ماہ مئی تا ستمبر ۳۶ء مع اغراض مشترکہ	آمدنی پیشگی اقساط	کل میزان
۴۴۴۶-۸-۰	۷۲-۰-۰	۴۵۱۸-۸-۰

گویا ۴۵۱۸-۸-۰ کل آمدنی ہوئی۔ اور ۱۰۳۹ روپے ممبروں کے ذمہ بقایا ہے۔ بقایادار ممبروں کو چاہیئے جلد ادا فرمائیں۔

(۵) کمیٹی کی تمام خط و کتابت بنام سکرٹری کمیٹی دارالشکر قادیان اور ترسیل زر معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہونی چاہیئے۔ خطوط یا روپیہ کسی اور کے نام ہرگز نہیں بھیجنے چاہئیں۔ ورنہ کمیٹی ذمہ دار نہ ہوگی۔ کمیٹی کے قواعد و ضوابط سکرٹری کمیٹی کو لکھ کر منگوائے جاسکتے ہیں۔ دفتر کمیٹی خطوط کے جواب دینے میں اس امر کو مد نظر رکھتا ہے۔ کہ وہ امور جو قواعد میں درج نہیں۔ یا جن کی قواعد میں وضاحت نہیں۔ یا کمیٹی کے عام دستور کے علاوہ کوئی بات پوچھی گئی ہو۔ تو اس کا جواب دے دیا جائے۔ اس کے علاوہ باقی خطوط کا جواب نہیں دیا جاتا۔ لہٰذا عرض ہے کہ جو صاحب اپنے خط کا جواب لینا ضروری سمجھیں۔ وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیج دیا کریں۔ تا ان کو یقینی طور پر جواب مل سکے۔ بعض ممبر اپنے حساب کی تفصیل بار بار منگواتے ہیں۔ تفصیل حساب منگوانے والوں کے لئے بھی جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا ضروری ہے۔

(۶) دفتر میں اس وقت ۸۰ کے قریب ایسی درخواستیں موجود ہیں۔ جن میں احباب نے اس کمیٹی میں شامل ہونے کے لئے لکھا تو تھا۔ مگر ابھی تک وہ کمیٹی میں شامل نہیں ہوئے دفتر سے ان کو قواعد بھی بھیجے گئے۔ اور یاددہانی بھی کرائی گئی۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اب بھی شامل ہوسکتے ہیں۔ ایسا ہی وہ دوست بھی اس میں شامل ہوسکتے ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک کوئی درخواست نہیں دی۔ مرکز سلسلہ احمدیہ کو مضبوط کرنے کے لئے اس کمیٹی کے ذریعہ ان احباب کو موقعہ دیا گیا ہے۔ جو یکمشت رقم خرچ کرکے اپنے لئے قادیان میں مکان نہیں بنا سکتے۔ کہ وہ اس میں شامل ہوکر اپنے اس عہد کو جو انہوں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مطالبہ ۱۸ کو پورا کرنے کے لئے کیا ہوا ہے پورا کرسکیں۔ پس احباب کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اس کمیٹی میں شامل ہوکر خدا سے اجر عظیم حاصل کریں۔ اور جائداد بھی بنائیں۔ جو احباب اس میں شامل ہوکر گذشتہ ماہ کی اقساط کی رقم یکمشت ادا نہ کرسکتے ہوں۔ ان سے کمیٹی گذشتہ ماہ کی رقم اقساط سے بھی وصول کرلیتی ہے۔ اس کمیٹی میں نصف حصہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس میں وہ دوست بھی شامل ہوسکتے ہیں۔ جنہوں نے قادیان میں اپنے لئے پہلے سے اراضی خریدی ہوئی ہیں۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ تمام احباب جو ان رعایتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیں فوراً کمیٹی میں شامل ہو جائیں۔

خاکسار نذیر حسین سکرٹری کمیٹی دارالشکر قادیان

پریزیڈنٹ صاحب کونسل انتظامیہ چمبہ سے گزارش

جناب پریزیڈنٹ صاحب انتظامیہ کونسل چمبہ سے گزارش ہے کہ ریاست چمبہ میں بہت سے مظلوم انسان ایسے ہیں۔ جو آپ کی دادرسی اور انصاف کے طلبگار ہیں۔ اور اس غرض سے وہ آپ کی ملاقات کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ مگر عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ ان کو دفتر کے علاوہ پرائیویٹ طور پر ملاقات کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن دفتر میں وہ اپنے خیالات آزادی سے اور پورے طور پر آپ کے سامنے پیش نہیں کرسکتے۔ کیونکہ بسا اوقات ان کو شکایات چیف سکرٹری لالہ مادھو رام یا اس کے دوسرے رشتہ داروں سے ہوتی ہیں۔ جو ہر محکمہ پر چھائے ہوئے اور قابض ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ آپ ان مظلوموں کی دادرسی پورے طور پر کریں۔ اور بہتر اور مفید صورت یہ ہے

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد رجب ولد پہاڑ ذات جوتہ سکنہ بستی اللہ یار جوتہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴-۱۱-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۷-۹-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رام دتہ ہنسراج پسران دولارام ذات کلاسکنہ حویلی بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲-۱۱-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱-۹-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ہردیال ولد جسونت رام ذات نانگپال سکنہ ماڑی شاہ سنجرہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۰-۱۱-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹-۹-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پٹنہ ۶ر اکتوبر۔ چیف جسٹس کے کمرے میں کل کے دھماکے کے بعد آج صبح کے وقت ریلوے جنکشن پٹنہ پر بم پھٹنے کا ایک واقعہ اس وقت رونما ہوا۔ جبکہ دہلی ایکسپریس جنکشن سے رخصت ہو چکی تھی۔ اس دھماکے سے ایک خالی ڈبے کو نقصان پہنچا۔ پولیس فی الفور موقع پر پہنچ گئی۔ جلے ہوئے جینجر، بل اور چھوٹی چھوٹی کیلوں کو جمع کر لیا گیا۔

کلکتہ ۶ر اکتوبر۔ سر پی سی رائے نے بنگال میں سائنس کے متعلق ریسرچ کے کام کے لئے گیارہ لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۶ر اکتوبر۔ کل ۳½ بجے شام حکومت کی طرف سے بنگل ریمبر تسر کے دفتر کی عمارت کا قبضہ بھی باضابطہ طور پر انجمن اسلامیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ اب مکمل عمارت مسجد شاہ چراغ انجمن اسلامیہ کے قبضہ میں آ چکی ہے۔

بغداد ۶ر اکتوبر۔ نوری پاشا السعید وزیر خارجہ عراق بیت المقدس سے بذریعہ طیارہ انگورہ روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ وزیر اعظم ترکیہ سے ملاقات کریں گے۔ اور حربی و تجارتی معاہدہ کے متعلق آخری شرائط طے کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نوری پاشا السعید معاملات فلسطین کے متعلق جمہوریہ ترکیہ کا نظریہ معلوم کریں گے تاکہ اس کی روشنی میں وہ آخری نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

بغداد ۶ر اکتوبر۔ عراق ریلوے پر حکومت عراق کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اور حکومت عراق جدید معاہدہ کی رو سے ان ملازمین کو علیحدہ کر رہی ہے۔ جو غیر ملکی ہیں ہندوستانی ملازمین کی علیحدگی کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔ دوسرے غیر ملکی ملازمین کو بھی علیحدہ کر دیا جائے گا۔

بخارسٹ ۶ر اکتوبر۔ حکومت زیکوسلاکیہ نے جرمن مال کی درآمد پر قیود عاید کر دی ہیں۔ جس سے جرمنی کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں زیکوسلاویکیہ کے خلاف زبردست نفرت کے جذبات پھیل گئے ہیں۔ حکومت جرمنی بھی اس سلسلہ میں جوابی کارروائی کرے گی۔

برلن ۶ر اکتوبر۔ رومانیہ یوگوسلاویہ زیکوسلاویکیا کے درمیان حربی اقتصادی اور سیاسی معاہدہ ہو جانے سے جرمنی کے نازی حلقوں میں زبردست ہیجان پھیل گیا ہے۔ سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ یہ اتحاد جرمنی کے خلاف عمل میں آیا ہے۔

جبل الطارق ۶ر اکتوبر۔ باغیوں کے صدر مقام اشبیلیہ سے معلوم ہوا ہے کہ ملاغہ پر عنقریب حملہ کر دیا جائیگا۔ اس حملہ کے لئے کیڈز کے بحری کارخانوں میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ دس دنوں میں ۱۵ ہزار سپاہی مراکش کے مختلف مقامات سے کیڈز میں وارد ہوئے۔ سپاہی بحری راستوں سے بھی وارد ہوئے ہیں۔ لیکن زیادہ سپاہیوں کو طیاروں میں لایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۶ر اکتوبر۔ ہنگامہ فلسطین کے متعلق "نیوز کرانیکل" لنڈن لکھتا ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے مابین جو ناقابل عبور خلیج حائل ہو گئی ہے۔ اس کا پاٹنا ناممکن ہے۔ لیکن شاہی کمیشن جو پیل کی قیادت میں فلسطین جا رہا ہے اس عقدہ کا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ فلسطین کو دو حصوں میں مساوی طور پر تقسیم کر دیا جائے اور عربوں کے علاقوں میں یہودیوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا جائے۔

کراچی ۶ر اکتوبر۔ آج ایک غیر ملکی بحری طیارہ بندرگاہ کے اوپر منڈلاتا ہوا پایا گیا۔ طیارہ شناخت نہ کیا جا سکا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس پر جرمنی کا نشان تھا۔ وہ نامعلوم سمت کی طرف روانہ ہو گیا۔

بیت المقدس ۶ر اکتوبر۔ مقامی عرب قائدین اور عرب فرمانرواؤں کے درمیان مصالحت کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ عرب فرمانروا عربوں کے نام ہڑتال ختم کرنے کے لئے جو اپیل شائع کریں گے اس میں عام شہری زندگی کے تعطل اور ہر روز کے کشت و خون پر سخت تشویش کا اظہار کریں گے۔ اس اپیل میں عرب بادشاہوں کی طرف سے وعدہ کیا جائے گا۔ کہ وہ آئندہ اعراب فلسطین کی امداد کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ اس میں عربوں سے اپیل کی جائے گی۔ کہ وہ ہڑتال کو ختم کر دیں اور تشدد کا جواب تشدد سے دینے کی بجائے حکومت برطانیہ کے خلوص پر اعتماد کریں۔

شملہ ۶ر اکتوبر۔ صدر اسمبلی نے حکم دیا ہے کہ روزنامہ "امرت بازار پتر کا" بنگال کے نمائندہ کے اس ٹکٹ کو منسوخ قرار دیا جاتا ہے۔ جس کی بنا پر وہ اسمبلی کی پریس گیلری میں بیٹھ کر ایوان کی کارروائی کو تحریر کرتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں اخبار مذکور نے کانگرس پارٹی کی اسمبلی سے واک اوٹ پر ایک تبصرہ کیا تھا۔ جو صدر اسمبلی کے نزدیک جسارت آمیز ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ شاید یہ حکم اس تبصرہ کے نتیجہ کے طور پر عمل میں آیا ہو۔

علیگڑھ ۶ر اکتوبر۔ خان بہادر سید عبد الباقی آنریری خزانچی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ چند روز بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔

لکھنؤ ۶ر اکتوبر۔ گذشتہ بارش اور طغیانی میں ۵۰۷ مکانات منہدم ہو جانے سے ۳۵ ہزار نفوس بے خانماں ہو گئے نقصان کا اندازہ تین لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔

لنڈن ۶ر اکتوبر۔ کل سہ پہر کو لنڈن میں فسطائیوں نے جلوس نکالا۔ جس پر لاٹھی چارج ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیمن سٹریٹ میں جب اہل جلوس نے اپنے ایک ساتھی کو جبرًا آزاد کرانا چاہا۔ تو پولیس کو پھر لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ ہجوم نے پولیس پر پتھر اور بوتلیں پھینکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کافی آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

پیرس ۶ر اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ کے آخر میں پیرس میں بھی فسطائی مظاہروں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ جس پر پولیس کو مداخلت کرنا پڑی۔ اور اس ہنگامہ میں بہت سے آدمی مجروح ہوئے۔ پولیس نے ۱۳ سو آدمی گرفتار کر لئے ہیں۔

پٹنہ ۶ر اکتوبر۔ کل پٹنہ ہائی کورٹ میں جو دھماکہ ہوا اس کے متعلق تفصیلات مظہر ہیں۔ کہ دھماکہ کے چند منٹ بعد چیف جسٹس اور وکلا کمروں کا معائنہ کرنے کے لئے اندر چلے گئے۔ الماریاں۔ کھڑکیوں کے شیشے اور عدالت کی چھت ٹوٹ چکی تھی ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

بوڈاپسٹ ۶ر اکتوبر۔ ایم گومبوز وزیر اعظم ہنگری کا انتقال ہو گیا ہے۔ قائم مقام وزیر اعظم کابینہ بنانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وزراء کی فہرست میں سے کئی سابق وزراء کے نام مفقود ہیں۔

شملہ ۶ر اکتوبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں کنٹونمنٹ ایکٹ امینڈمنٹ بل جو اسمبلی نے پاس کیا ہے منظور ہو گیا۔ کمانڈر انچیف نے بل کی تائید میں پر زور تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلح فوج جہاں کہیں بھی ہو۔ حد درجہ مستعد اور بہترین تربیت یافتہ ہونی چاہیئے۔

شملہ ۶ر اکتوبر۔ ایک کمیونکس مظہر ہے کہ وزیر ہند نے ہندوستان کی ریزرو فوج میں ہندوستانی افسروں کا ایک دستہ بھرتی کرنے کی اجازت دیدی ہے چنانچہ ۲۰ر اکتوبر سے ہندوستانی فوجی افسروں کی بھرتی شروع ہو جائے گی۔ درخواستیں بھیجنے والے امیدوار اپنے نزدیک ترین فوجی دفتر سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

سینٹ جین ڈی لوز ۶ر اکتوبر۔ بین الاقوامی انجمن صلیب احمر کے ایک نمائندہ نے جو ایک برطانوی جنگی جہاز میں سوار ہو کر بلباؤ سے یہاں پہنچا ہے بیان کیا ہے کہ ہسپانیہ کے متحارب فریقین کی وحشیانہ حرکات کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب باغیوں نے سان سبیسٹین پر بمباری کی تو اس کے جواب میں انتقام کے طور پر سرکاری فوجیوں نے ۱۵۰ باغی اسیروں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے مشین گنوں سے اڑا دیا۔

پالگھاٹ ۶ر اکتوبر۔ کالی کٹ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک ہندوستانی سٹیمر جو کراچی کے لئے روانہ ہونیوالا تھا۔ تمام سلطان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام [illegible] قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

ذکر حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۶- حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن شریف سُنا

صبح کا وقت تھا۔ خوشگوار ہوا چل رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے واسطے باہر تشریف لائے۔ چوک میں سے ہوتے ہوئے اس سڑک پر ہو لئے جس پر اب محلہ دارالانوار بن رہا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اور سید زین العابدین اور درد صاحب اور دیگر دوستوں کی کوٹھیاں ہیں۔ حسب معمول چند احباب ساتھ تھے۔ جن کی تعداد دس پندرہ ہو گی۔ چلتے ہوئے کسی نے عرض کیا کہ ایک حافظ صاحب خوش الحان آئے ہوئے ہیں۔ جو ہندوستان کے رہنے والے ہیں (لفظ ہندوستان سے مراد پنجاب میں عموماً علاقہ یو۔پی ہوتا ہے) وہ حافظ صاحب ایک نوجوان لڑکے تھے۔ جن کا نام غالباً محبوب الرحمٰن تھا۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا ہم کو قرآن سُنائیں۔ حضور سڑک سے ہٹ کر کھیت میں جس میں اس وقت کچھ بویا ہوا نہ تھا۔ اور مٹی کے ڈھیلے تھے۔ سادگی سے زمین پر بیٹھ گئے۔ اور سب خدام بھی زمین پر بیٹھ گئے۔ حضور کے واسطے کوئی کپڑا نہ بچھایا گیا تھا۔ اور نہ کسی کے پاس کوئی ایسی چیز تھی۔ جو بچھائی جاتی۔ حافظ صاحب بھی بیٹھ گئے۔ ان کے لہجہ میں درد تھا۔ اور قرآن شریف قرأت سے اور خوش الحانی سے پڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چشم پُرآب ہو گئے۔ اور دوستوں کا بھی یہی حال تھا۔ ایک رکوع سے کچھ زیادہ سُنا۔ پھر اُٹھ کر سیر کو آگے چلے۔ اور ان حافظ صاحب کو فرمایا۔ کہ آپ ہر روز صبح میرے مکان پر آ کر مجھے قرآن شریف سُنایا کریں۔ چنانچہ وہ حافظ صاحب قریب ایک ماہ جتنا عرصہ قادیان میں رہے حضور کے مکان پر جا کر قرآن شریف سنایا کرتے

(مفتی محمد صادق۔ ۷ر اکتوبر ۱۹۳۶ء)

یوم التبلیغ اور ہر احمدیؐ کا فرض

جیسا کہ احباب کو پہلے اعلان کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال یوم التبلیغ یکم نومبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہوگا۔ کہ سارا دن غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے صرف کرے۔ اور اس طرح فریضہ تبلیغ کا پوری طرح سے حق ادا کرے۔ جہاں ہو سکے۔ جلسہ کیا جائے۔ ورنہ انفرادی طور پر تبلیغ کی جائے۔ نیز ٹریکٹوں۔ اشتہارات۔ کتب وغیرہ کی اشاعت سے بھی تبلیغ کی جا سکتی ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی صحت کیلئے دعا کیجئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں آج (۷ر اکتوبر) کو بٹاویہ (جاوا) سے چلی ہوئی تار پونے چار بجے پہونچی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ نے پتھری کی تکلیف کا اپریشن کرایا ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

تمام احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے اس مجاہد بھائی کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ صحت بخشے۔ اور تبلیغ احمدیت کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔

پروگرام مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء اجلاس ثانی

۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ

۳ بجے سے ۴½ بجے تک — تلاوت قرآن مجید اور دُعاء
افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۴½ بجے سے ۵ بجے تک — ایجنڈا پیش ہونیکے بعد سب کمیٹیوں کے ممبروں کا اعلان کیا جائیگا

۵ بجے سے ۱۰ بجے تک — سب کمیٹیوں کے اجلاس

۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز ہفتہ

۱۰ بجے قبل دوپہر تک — سب کمیٹیوں کے اجلاس

۱۰ بجے سے ¼۱۱ بجے تک — تلاوت قرآن مجید اور دُعاء

¼۱۱ بجے سے ¼۲ بجے بعد دوپہر تک — سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونگی اور مجوزہ مشورہ لیا جائیگا۔

¼۲ بجے سے ¼۳ بجے تک — ظہر و عصر کی نمازیں

¼۳ سے ۶ بجے تک — سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونگی اور مجوزہ مشورہ لیا جائیگا۔

۲۵ر اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار

۸ بجے سے ۱۱ بجے تک — تلاوت قرآن مجید
سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونگی۔ اور مجوزہ مشورہ لیا جائیگا۔

۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک — تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دُعاء

نوٹ:۔ مجلس مشاورت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہو گی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان)

ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء اجلاس ثانی

چونکہ یہ اجلاس اپریل کے اجلاس کے تسلسل میں ہے۔ لہذا کوئی جدید ایجنڈا اس اجلاس میں زیر بحث نہیں آئیگا۔ بلکہ اس اجلاس میں صرف چار مندرجہ ذیل سوالات پر غور کیا جائیگا۔ اور یہی اس اجلاس کا ایجنڈا تصور ہوگا۔ جماعت کی مالی حالت کے متعلق ناظر صاحب بیت المال رپورٹ پیش کریں گے:۔

۱۔ آیا تمام جماعتوں کے چندوں کے بقائے صاف ہو چکے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

۲۔ آیا تمام جماعتوں نے چندے باقاعدہ ادا کئے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

۳۔ بقایوں کے صاف کرنے اور چندوں کی ادائگی میں باقاعدگی پیدا کرنے میں کیا کیا دقتیں پیش آئیں

۴۔ جماعت جس مالی تنگی میں سے گذر رہی ہے۔ اس کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں؟

(سیکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ

مرتضیٰ احمد خان کے خود طلب کردہ مصائب

گزشتہ سال اس وقت جبکہ احرار کہلانے والے اپنی انتہائی طاقت اور قوت کے ساتھ اپنے تمام پوشیدہ اور ظاہرہ مددگاروں کی حمایت حاصل کرکے اور انسانیت کو کلیتہً خیرباد کہکر ہر رنگ اور ہر طریق سے جماعت احمدیہ کو دکھ دے رہے اور ستم پرستم کر رہے تھے۔ ان میں سے پیش پیش رہنے والوں میں سے ایک صاحب مرتضےٰ احمد خان بھی تھے۔ جنہوں نے نہ صرف اخبار "احسان" کے "مدیر سردبیر" ہونے کی حیثیت سے خدا تعالٰے کے فرستادہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے اور جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پردازی اور بدزبانی کو انتہا تک پہونچا دیا۔ بلکہ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ قضاء و قدر کے تمام اختیارات ان کو تفویض ہو چکے ہیں۔ یہ اعلان کر دیا۔ کہ

"اس فقیر حقیر کی کوشش یہ تھی۔ کہ مرزائی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہوکر سچے اور سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ لیکن وہ اپنی خطاؤں پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنے جھوٹ پر بعند قائم رہنا چاہتے ہیں۔ نیز وہ اس عذاب موعود کے لئے جو ایسے خطاکاروں کے لئے کارخانۂ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے۔ جلد بازی کرنے لگے ہیں۔ اس لئے میں آج یہ اعلان کر دینے پر مجبور ہوں۔ کہ وہ اپنے امام کی معرفت اس خاکسار سے مباہلہ کرلیں"۔ (احسان ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اس کا جواب ہم نے نہایت سیدھے سادھے الفاظ میں یہ دیا۔ کہ:۔

"مدیر احسان اگر سنجیدگی کے ساتھ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ تو اپنے تمام عملہ سمیت میدان میں آئیں۔ ان کے مقابلہ میں مدیر "الفضل" اپنے تمام عملہ سمیت آنے کے لئے تیار ہے۔ خدا تعالٰے کے فضل سے "الفضل" کی جماعت احمدیہ میں اس سے بہت زیادہ قدر و وقعت ہے۔ جس قدر دوسرے مسلمانوں میں "احسان" کی ہے۔ اس لئے "مدیر احسان" کے لئے اس قسم کا کوئی عذر پیش کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ کہ اس سے مباہلہ کرنے والے اس کی شان کے شایاں نہیں۔ پس اگر اس میں ہمت ہے۔ تو آئے اور اخبار "احسان" کے تمام ارکان عملہ کی نام بنام فہرست شائع کرکے اعلان کردے۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ اس پر ہم بھی "الفضل" کے عملہ کی نام بنام فہرست شائع کر دیں گے۔ اور پھر مقررہ تاریخ پر کسی ایسے مقام پر پہونچ جائینگے۔ انشاء اللہ۔ جو باہمی گفت و شنید سے طے ہو۔ کیا مدیر "احسان" اور اس کا تمام عملہ اس کے لئے تیار ہے؟" (الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اس پر چاہیئے تو یہ تھا کہ "مدیر احسان" میدان میں آتے اور مباہلہ کر لیتے۔ لیکن ہماری مباہلہ کے لئے آمادگی ان کی طبع نازک پر بے حد گراں گزری۔ اور انہوں نے بڑے جلال میں آکر یہاں تک کہدیا۔ کہ مباہلہ ہو۔ یا نہ ہو۔ تم مباہلہ کے وبال سے نہیں بچ سکتے گویا انہوں نے فیصلہ کر دیا۔ کہ کوئی احمدی روئے زمین پر رہنے کا حق نہیں رکھتا۔ اور احکام نافذ کر دیئے۔ کہ قضاء و قدر کے فرشتے جلد سے جلد ان کی تعمیل کریں۔ ذرا ان کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔ اور اندازہ لگایئے۔ کہ انہوں نے کس بے باکی سے منہ کھولا۔ اور کس طرح بے تحاشہ بڑ ہانکتے چلے گئے۔ چنانچہ لکھا:۔

"اس مباہلہ کا جو وبال تمہارے اور تمہارے امام کے سروں پر نازل ہونے والا ہے۔ وہ ضرور ہوکر رہیگا کیونکہ تم اس کے لئے جلدی کر رہے ہو۔ اور خود اس کا مطالبہ کرنے لگے ہو۔ مباہلہ کرو۔ یا نہ کرو۔ میں ڈنکے کی چوٹ تمہاری دعوت کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔ کہ میں تمہارے پیشوا کو اس کے دعاوی میں خاطی۔ مفتری۔ کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔ تم دعوت دے کر بھاگ جاؤ گے۔ یا اس کے خاطی مفتری۔ کذاب اور دجّال ہونے کی ان الفاظ میں جو میں نے مقرر کردیئے ہیں۔ تردید کرنے سے ہچکچاؤ گے۔ تو بھی مباہلہ کے وبال سے بچ نہیں سکوگے۔ مجھے اپنے حق میں اور تمہارے حق میں جو دعا کرنی تھی وہ تمہاری ہی درخواست پر کر چکا۔ اور اس کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ اب تم مقابلہ پر آؤ۔ یا نہ آؤ۔ بات ایک ہی ہے"۔ (احسان ۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء)

ایک اور موقعہ پر انہوں نے لکھا:۔

"قادیانی یہ نہ سمجھیں۔ کہ اس مباہلہ کے جامِ ہلاہل کو ٹال کر وہ خدا کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ کیونکہ وہ عذاب جو ایسوں کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ ضرور ان پر نازل ہوکر رہے گا"۔

اسی سلسلہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے خلاف حلف اٹھانے کے بعد لکھا:۔

"اے خالقِ اکبر اگر میں اس حلف میں سچا ہوں۔ تو مجھے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سر بلند کر۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو دونوں جہانوں میں میرے لئے خسران اور عذاب کا سامان طیار رکھ"۔

دراصل یہ سب کچھ اس جوش جنون اور وحشت کا نتیجہ تھا جس نے معاندین احمدیت کی سمجھ اور عقل پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ اور وہ اندھا دھند انہی لوگوں کے قدم بقدم چل رہے تھے۔ جنہوں نے گزشتہ راست بازوں کے مقابلہ میں اپنے لئے عذاب اور مصیبت کا مطالبہ کیا۔ اور آخر مبتلائے مصائب ہو گئے۔ مدیر "احسان" نے بھی بلا سوچے سمجھے اور بغیر نتیجہ پر غور کئے محض اس لئے یہ اقدام کیا۔ کہ عوام الناس میں اس کی واہ واہ ہو جائے۔ اور اسے احمدیت کی مخالفت میں سب سے آگے سمجھ لیا جائے۔ لیکن اب جبکہ غیرت خداوندی کو ذرا سی ہی جنبش ہوئی ہے۔ "احسان" نے "آقائے مرتضےٰ احمد خان کے مصائب" پر صف ماتم بچھا دی ہے۔ چنانچہ اسی عنوان کے ماتحت لکھا ہے:۔

"آقائے مرتضےٰ احمد خاں مدیر سردبیر "احسان" چند روز سے اپنی اہلیہ کی شدید علالت کے باعث اپنے گاؤں تشریف لے گئے ہیں۔ بیگم مرتضےٰ احمد کچھ عرصہ سے لاہور میں بیمار تھیں۔ بہترین علاج کرایا گیا۔ جس کے دوران میں اپریشن کی ضرورت بھی پڑی اور مرض بہت بڑی حد تک دور ہو گیا۔ لیکن صورت افاقہ کے پیشتر دفعتہً آپ کی طبیعت دفعتہً خراب ہو گئی۔ اور غش پہ غش آنے لگے۔ آقائے محترم صاحب ان علامات کو خطرناک سمجھ کر انہیں گاؤں لے گئے۔ اور تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مریضہ کی حالت میں تا حال کوئی خوشگوار تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔

آقائے موصوف پر دوسری مصیبت یہ نازل ہو گئی ہے۔ کہ آپ کی والدہ محترمہ دس کوس کے فاصلے پر دوسرے گاؤں میں بستر علالت پر دراز ہو گئی ہیں۔ اس لئے دونوں صاحبات خراش کا خبر لینا ایک مشکل امر ہو گیا ہے"۔ (۷ ر اکتوبر ۱۹۳۶ء)

ہم اس موقعہ پر سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ مدیر و سردبیر "احسان" اپنے ان الفاظ کو پیش نظر رکھ کر جو انہوں نے غیظ و غضب کی حالت میں ہمارے متعلق لکھے۔ اپنی موجودہ حالت پر غور کریں۔ اور قبل اس کے کہ ان کی یہ آرزو کہ "دونوں جہانوں میں میرے لئے خسران اور عذاب کا سامان طیار رکھ" اپنی پوری شان میں پوری ہو۔ عبرت حاصل کریں۔ اور دوسروں کو عبرت دلائیں۔

ذکر و فکر

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے ہم ٭ پھر ملیں گے اگر خدا لایا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

لوگ کہتے ہیں۔ کہ مضمون لکھنا بہت آسان کام ہے۔ ہوگا ان کے لئے۔ میرے لئے جو برسوں سے بیمار ہو۔ اور جس کو مضمون نویسی کی عادت اور مشق نہیں۔ اور جسے ایک پوسٹ کارڈ لکھنا بھی دوبھر ہے۔ یہ بات اس قدر مشکل ہے۔ کہ ایک کالم کا مضمون میری طاقت اور قوتوں کو اسی طرح مضمحل کر دیتا ہے جس طرح دل کے جوش سے پڑھی ہوئی دو رکعت نماز۔ یا خلوص سے نکلی ہوئی پانچ منٹ کی دُعا۔ میں کوئی مضمون بھی لکھوں۔ تو قلم کے راستے میرے خون کے قطرے بجائے سیاہی کے کاغذ پر حروف کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ اور شعر کہوں۔ تو گویا ایک ایک لفظ کے ساتھ میری روح کے ٹکڑے چھٹ کر باہر آتے ہیں۔ اس حالت میں ناممکن ہے۔ کہ بیماری یا کمزوری صحت کی حالت میں مَیں کوئی سلسلہ مضامین برابر جاری رکھ سکوں۔ چنانچہ اب بھی یہی حالت ہوگئی ہے۔ اور میں فی الحال چند روز کا آرام چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں ایک اور بات کا اظہار کرتا ہوں۔ ۱۹۱۶ء میں میرے دل میں ایک کیفیت پیدا ہوئی۔ مگر وُہ میرے اندر ہی رہی۔ شاید کوئی وجہ ہوگی کہ وہ میرے انڈیپنڈنٹ پن کے ذریعہ باہر نہ نکل سکی۔ پھر ۱۹۲۰ء آیا۔ اس وقت اور اس کے بعد اگلے سال بھی میں نے کچھ نظمیں کہیں۔ مگر ان سے آگے نہ چل سکا۔ ان میں سے بعض نظموں کا ایک ایک شعر اب بھی میرے اپنے دل کے عمیق در عمیق جذبات کو ابھارنے کے لئے ڈائنامیٹ کا حکم رکھتا ہے۔ پھر ۲۴ء میں وہی کیفیت ایک نئے شعلے کے رنگ میں ظاہر ہُوئی۔ اور اس زمانہ میں بھی کئی نظمیں میرے اندر سے اس طرح ابلتی ہوئی نکلیں۔ کہ اب بھی ان کی گرمی میری نفسانیت کے خس و خاشاک کے جلا دینے کو کافی ہے۔

اس کے بعد پھر مضمون نویسی کا زمانہ آیا یہ ۱۹۲۸ء یا اس کے ارد گرد کا زمانہ تھا۔ اس وقت میں نے اسی اخبار الفضل میں متعدد مضامین لکھے۔ مگر جو اصل بات میں لکھنا چاہتا تھا۔ وہ نہ لکھ سکا۔ شاید شرم کے مارے، شاید نالائقی کی وجہ سے۔ شاید مشیتِ الٰہی کے ماتحت۔ بہرحال میں نے اصل کی جگہ اس کے فوٹو کا کچھ ذکر ضرور کیا۔ اور بس۔ اس کے بعد مدتوں میری طبیعت غلطاں و پیچاں رہی۔ حتّٰے کہ پھر ایک سلسلہ مضامین اسی "ذکر و فکر" کے ہیڈنگ کے ماتحت ۱۹۳۳ء میں شائع کرنا شروع کیا۔ اور وہ قریبًا ایک سال چھپتا رہا۔ مگر وہ بھی بہانہ تھا۔ جو بات دل میں تھی۔ وہ لب پر نہ آئی۔ اور میں تھک کر اور شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا۔ اب ۳۶ء کا زمانہ آیا۔ اور وہی خیالات دل سے اُٹھکر دماغ میں چکر کھانے لگے۔ سرکار نے ناقابل کار سمجھکر مجھے رخصت کر دیا۔ اور میں نے دارالامان میں آکر پھر چاہا۔ کہ وہ بات جو ۱۹۱۶ء سے دل میں چلی آرہی تھی۔ اور جس کو میں نے ۲۸ء اور ۳۳ء میں منہ سے نکالنے یا کاغذ پر لکھنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ پھر بیان کروں۔ وہی "ذکر و فکر" کا سلسلہ اخبار میں چھپنے لگا۔ مگر صرف دوستوں کی توجہ کو کھینچنے کو۔ اور افسوس کہ حرف مطلب ابھی زبان پر نہیں آیا تھا۔ کہ بیماری اور مرض کی وجہ سے اسے بھی عارضی طور پر اب بند کرنا پڑا۔ بیس سال کے جوش اور شوق کا نتیجہ صفر! زیرو (Zero)!! بالکل Nil!!! ہر دفعہ میں نے اصل مضمون سے الگ اور علیحدہ قسم کے مضامین بیان کرنے شروع کئے، تاکہ کسی طرح ہیر پھیر کر اصل مطلب کی طرف آؤں مگر مجھے کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ میرا بعینہٖ یہی حال ہوا۔ جس طرح کوئی شخص کسی کے پاس ملنے کے لئے جاتے۔ اور اس کے دل ہی ایک خاص بات ہو۔ اور وُہ ادھر اُدھر کی باتیں کرکے اور اپنا وقت خرچ کرکے چلا آئے۔ لیکن حرف مطلب زبان پر نہ لا سکے پھر جائے مگر دوبارہ بھی اسی طرح موقعہ نہ ملے۔ اور الّم غلّم باتیں کرکے واپس چلا آئے۔ پھر تیسری دفعہ حاضر ہو اور اس وقت بھی یہی معاملہ ہو۔ کہ ع

دل کی دل ہی میں رہے بات نہ ہونے پائے

اور جیسا گیا تھا۔ اسی طرح آجائے۔

سو یہی حال ان مضامین کا ہے۔ میں ان کو تین دفعہ شروع کرکے ختم کر چکا ہوں مگر جو اصلی بات میں کہنی یا لکھنی چاہتا ہوں۔ وہ قلم کی نوک تک بھی نہیں آئی کیوں نہیں آئی؟ یہ صرف خدا تعالےٰ کو علم ہے۔ شاید اس لئے کہ میں نااہل ہوں اور میرے تاریک دل و دماغ اس نور کی کیفیت کو بیان نہیں کر سکتے۔ یا میرا نجس ہاتھ اس پاک مضمون کو لکھنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ یا میرے ناپاک منہ کی ٹھنڈی پھونکیں اس مقدس آگ کو روشن نہیں کر سکتیں۔ جس سے اپنے قلب کو گرم کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ بہرحال کچھ بھی وجہ ہو۔ میں اس ساز کے تار کو نہ چھیڑ سکا۔ جس کی آواز روحانیوں کی زندگی کا باعث ہے۔ اور اس جام کو اپنے دوستوں کے لئے گردش میں نہ لا سکا۔ جس کا نشہ مُردہ انسانی قلوب کو عالم سفلی سے اٹھاتا ہے اور ان کو عالم بالا میں لے جاکر قندیلِ عرش بنا دیتا ہے۔ باوجود ان باتوں کے وہ مضمون کامل بیس سال سے میرے دل میں خلش کر رہا ہے۔ اور ہر موقعہ پر باہر آنے کے لئے مضطرب ہے۔ مگر ایک بالا اور بالا رادہ ہستی ہے، جو ہر دفعہ اسے روک دیتی ہے۔

میں نہیں جانتا۔ کہ آگے کیا ہوگا۔ مگر میرا ارادہ ہمیشہ یہی رہے گا۔ کہ وہ مضمون ہماری جماعت کے دوستوں کے سامنے کسی نہ کسی طرح ضرور آجائے۔ وہ آنا بھی رہتا ہے۔ مگر نہ اس طرح جس طرح میرا جی چاہتا ہے۔ وہ ہمارے سلسلہ کے ہر فرد کے اندر موجود ہے۔ مگر اس طرح جس طرح چقماق میں آگ کا شرارہ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے جوان (کیونکہ نوجوانوں سے ہی اس کا زیادہ تر تعلق ہے) اس مضمون کو سمجھیں۔ اور ادھیڑ اس کا اظہار کریں۔ اور بڑھے اسے فخر یہ پیش کریں۔ اور بچے اس کے لئے تیار رہیں۔ تاکہ وہ خالص سونا جو خاک سے ڈھکا ہُوا ہے اور وہ بے نظیر ہیرا جو ابھی ناتراشیدہ ہے اور وہ دہکتا ہوا انگارہ جو راکھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔ مذہبی دُنیا کی منڈی میں عریاں ہو کر نکل آئے۔ اور دیکھنے والوں پر واضح ہو جائے۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس کا نام احمدیت ہے۔ اور یہ وُہ قیمتی متاع ہے۔ جسے اگر سب کچھ قربان کرکے بھی حاصل کیا جائے۔ تو پھر بھی سودا بہت سستا ہے بہرحال یہ میری ایک خواہش ہے۔ اور خدا تعالےٰ چاہیگا۔ تو پوری بھی ہو جائیگی۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں ایک اور عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں نے کبھی کوئی دینی مضمون نہیں لکھا۔ نہ کبھی کوئی شعر کہا جس کے پیچھے میرے دل کا صحیح اور صادق جذبہ موجود نہ ہو۔ میں تصنع کو حرام اور قطعی حرام سمجھتا ہوں اور جب کبھی لکھتا ہوں۔ تو اس طرح کہ گویا مجھے اپنے حرف حرف اور مصرعہ مصرعہ کی جوابدہی خدا تعالیٰ کے حضور کرنی ہوگی یہی وجہ ہے۔ کہ میں خود محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ باتیں آورد نہیں بلکہ آمد ہیں۔ اور وہ خود میرے لئے اتنی مؤثر ہیں۔ جتنی میں چاہتا ہوں۔ کہ دُوسروں کے لئے مؤثر ہیں۔ میں نے کبھی اپنے وجدانی مضامین میں جگ بیتی بیان نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ آپ بیتی کا نقشہ کھینچا ہے۔ یہ آگے میرے دوستوں کی مرضی کہ وہ بعض مضامین کو بے ادبی اور بعض کو تعلّی اور بعض کو فرضی تخیلات کی طرف منسوب کریں۔ بلکہ اصلی حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے یہ مضامین کبھی کسی کے لئے لکھے ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ اپنے لئے اپنے نفس کے لئے یا ان کے لئے جن کو ان سے فائدہ پہونچ سکتا ہو۔ اسی طرح جب تک کوئی نئی بات یا نیا رنگ یا جدّت کا پہلو نہ ہو۔ میں کسی مضمون پر قلم اٹھانا مکروہ سمجھتا ہوں۔

خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ کہ وہ حقیقی بات اور وہ اصلی مضمون جو میرے دل میں ہے مستقبل قریب میں صفحۂ قرطاس پر آسکے۔ اور ایسا ہو۔ کہ وہ [illegible] اور پڑھنے والوں کے لئے [illegible] کا باعث نہ ہو۔ آمین ثم آمین

قانونِ قدرت اور پیدائش حضرت عیسےٰ علیہ السّلام

جناب محمد بخش صاحب میر - بی - اے - ایل ایل - بی کے قلم سے

قانونِ قدرت پر حاوی ہونے کا دعا

مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت اس بات کی قائل ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ تھی۔ اور اس عقیدہ کی بنا قرآنی آیات پر ہے۔ لیکن سر سید احمد خان صاحب اور ان کے ہم خیال لوگ اس عقیدہ کو قانونِ قدرت کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام عام انسانوں کی طرح باپ کے نطفہ سے پیدا ہوئے۔ ہمارے غیر مبایع دوستوں کے امیر مولوی محمد علی صاحب بھی بن باپ ولادت کو قانونِ قدرت کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ ایسے لوگ باوجود محدود عقل رکھنے کے غیر محدود قانونِ قدرت پر حاوی ہونے کے دعویدار ہیں۔ حالانکہ سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ اُن کے مزعومہ قانونِ قدرت میں ہر آن تبدیلی ہو رہی ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں۔ کہ قانونِ قدرت بذاتہ تبدیل ہو رہا ہے۔ بلکہ قانونِ قدرت کے متعلق انسانی علم میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ اور آج کے مسلّمہ مسائل کل کے علم کی رُو سے غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ اور انسانی علوم میں ہر آن ترقی ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں قانونِ قدرت پر مکمل طور پر حاوی ہونے کا دعوےٰ کرنا محض ہٹ ہے ورنہ حقیقی قانونِ قدرت وُہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے علم میں ہے۔

سر سید کی ناکام کوشش

سر سید احمد خان صاحب ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جب روحانی طور پر دنیا مُردہ ہو چکی تھی۔ مادہ پرستی کا زور تھا اور مسلمان صرف نام کے مسلمان تھے۔ ورنہ حقیقی اسلام ان سے کوسوں دُور تھا۔ اس وقت معاندین اسلام کی طرف سے اسلام پر ہر قسم کے حملے ہو رہے تھے۔ اور قرآن شریف پر بیسیوں اعتراض تراشے جا رہے تھے۔ جن میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ قرآن شریف میں قانونِ قدرت کے خلاف یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے۔ سر سید احمد خاں صاحب نے نیک نیتی سے ایسے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ قرآن کا حقیقی علم میسر نہ تھا۔ اس لئے بجائے قرآنی تعلیم کی افضلیت ثابت کرنے کے انہوں نے اعتراضات کو وزنی تصور کر کے قرآنی آیات کی ایسی تاویلیں کرنا شروع کر دیں۔ جن سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ انہوں نے قرآنی تعلیم کو مزعومہ قانونِ قدرت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی۔ اور الٰہی حکمت کے ماتحت قرآنی تعلیم کی افضلیت ثابت کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حصہ میں آیا۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر تمام ایسے اعتراضات کو رد کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ قرآنی تعلیم قانونِ قدرت کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قرآن اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ اور قانونِ قدرت اللہ تعالےٰ کا فعل ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے قول اور فعل میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا اور جہاں کہیں نادانوں نے اعتراض کیا ہے۔ کہ قرآنی تعلیم قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ وہاں انہوں نے یا تو قرآنی تعلیم کو نہیں سمجھا۔ یا قانونِ قدرت کو۔ غرضیکہ غلطی معترضین کی اپنی سمجھ کی ہے ورنہ قانونِ قدرت۔ اور قرآنی تعلیم میں ہرگز اختلاف نہیں ہے۔ چنانچہ اسی اصل کی رُو سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بن باپ ولادت قانونِ قدرت کے خلاف نہیں ہے۔

بغیر باپ کے پیدائش

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہے۔ یعنی جس طرح حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے حکم سے بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی محض اللہ تعالےٰ کے حکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور وہ اسی قانونِ قدرت کے ماتحت پیدا ہوئے۔ جس کے ماتحت حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے تھے۔ معترضین کو غلطی قرآن شریف کے دیگر مقامات سے لگی ہے۔ جہاں مذکور ہے۔ کہ انسان مرد اور عورت کے جوڑے سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے پیدائش کے قانونِ قدرت کو اسی پر حصر کر لیا ہے۔ اور اُن کے خیال میں انسانی پیدائش کا یہی ایک قانون ہے اس کے علاوہ انسانی پیدائش کی نسبت اور کوئی قانون دُنیا میں رائج نہیں۔ حالانکہ خود قرآن شریف سے ایک دوسرے قانون کا پتہ چلتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے بعض انسان پیدا کئے جاتے ہیں اور جس کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس پر یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ یہ دلیل ان لوگوں کے لئے تسلی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ جو قرآن شریف پر ایمان نہیں رکھتے۔ لیکن ایسے شخص بھی اسی نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں۔ اگر وُہ بھی انسانی نسل کی ابتدا پر غور کریں۔ کیونکہ ابتدا میں کوئی انسان تو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا گیا ہوگا۔ جس سے انسانی نسل شروع ہوئی۔ خواہ اسے آدم کہا جائے۔ یا کسی اور نام سے موسوم کیا جائے۔

قانونِ قدرت کیا ہے

علاوہ ازیں اگر کائناتِ عالم پر غور کریں۔ تو اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبُور ہوں گے۔ کہ قانونِ قدرت وہی نہیں۔ جسے وُہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اور جس کا وُہ روزمرّہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ بلکہ قانونِ قدرت غیر محدُود ہستی کا قانون ہونے کی وجہ سے غیر محدُود ہے۔ اور وُہ اس کا اسی قدر حصہ جانتے ہیں۔ جس کا علم ان کو غیر محدُود ہستی کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اور بعض اوقات ایسی باتیں ان کے مشاہدہ میں آجاتی ہیں۔ جو بادی النظر میں اُن کے معلومہ قانونِ قدرت کے خلاف ہوتی ہیں۔ لیکن وُہ بھی ایک قانونِ قدرت کے مطابق ہوتی ہیں۔ جو ہماری سمجھ سے بالا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر عام قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک بچھڑے کا ایک ہی سر ہو۔ لیکن بعض عجیب الخلقت ایسے بچھڑے ہوتے ہیں۔ جن کے دو سر ہوتے ہیں ایک ایسے ہی بچھڑے کی کھال بھر کر گورنمنٹ کالج لاہور کے علم الحیوانات کے عجائب گھر میں رکھی ہوئی ہے۔ اسی طرح عام قانون یہ ہے کہ ایک بکرے کے تھن غیر مکمل صورت (rudimentary form) میں ہوں۔ لیکن بعض بکرے ایسے دیکھے گئے ہیں جن کے تھن بکری کی طرح مکمل ہوتے ہیں۔ اور وُہ دودھ بھی دیتے ہیں۔ اسی طرح عام قانون یہ ہے۔ کہ انسان کے ہاتھ پاؤں میں پانچ پانچ انگلیاں ہوں۔ لیکن بعض اوقات ایسے انسان دیکھے گئے ہیں۔ جن کے ہاتھ پاؤں میں پانچ سے زیادہ انگلیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح عام قانون یہ ہے کہ ایک عورت ایک بچہ ایک حمل سے جنے۔ یا زیادہ سے زیادہ دو۔ کیونکہ اسی قدر پستان اللہ تعالےٰ نے عورت کو عطا کئے ہیں۔ لیکن بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض عورتیں دو سے زیادہ بچے ایک ہی حمل سے جنتی ہیں۔ غرض کارخانۂ قدرت پر بنظرِ غائر دیکھنے سے سینکڑوں اس قسم کی مثالیں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جن کو عجوبۂ قدرت کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کا کیا یہ مطلب ہوتا ہے؟ کہ یہ اشیاء قانونِ قدرت کے خلاف ہوتی ہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ چیزیں بالکل ایک خاص قانونِ قدرت کے مطابق ہوتی ہیں۔ جو گو عام قانونِ قدرت کے خلاف نظر آتا ہے۔ تاہم قانونِ قدرت ہی ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ خاص قانونِ قدرت اتنے لمبے عرصہ کے بعد وقوع پذیر ہوتا ہے کہ انسان اپنی محدُود عمر میں اس کا مشاہدہ بھی نہیں کر سکتا۔ مثال کے طور پر بعض دُمدار ستارے ایسے ہیں جو کئی سو سال کے بعد اپنا دَور ختم کرتے ہیں۔ اور اس طرح سینکڑوں سالوں کے بعد کرۂ ارض کے اسی قدر نزدیک آتے ہیں۔ کہ انسان انہیں دیکھ سکے۔ پھر ایک انسان جس کی عمر بمشکل سو سال ہوتی ہے۔ وُہ کس طرح ایسے ستاروں کے قانون پر حاوی ہو سکتا ہے۔

غرضکہ بعض قانون قدرت ایسے ہیں کہ وہ روزمرہ ہمارے مشاہدہ میں نہیں آتے۔ یا ہمارے پاس ایسے سامان نہیں ہیں۔ کہ ان کا مشاہدہ کرسکیں۔ اس لئے محض عدم علم کی وجہ سے یہ کہدینا کہ فلاں بات قانون قدرت کے خلاف ہے۔ درست نہیں۔ یہی غلطی معترضین کو حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت کی نسبت لگی ہے۔ کیونکہ وہ اس قانون پیدائش سے واقف نہیں ہیں۔ جس کے ماتحت حضرت مسیح علیہ السلام پیدا کئے گئے اس لئے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ایسی پیدائش قانون قدرت کے خلاف ہے۔ حالانکہ اصل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش بھی ایک قانون کے ماتحت ہے۔ جو انسانوں کو عام طور پر کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اور اس لئے ان کو اس قانون کا علم نہیں ہے۔ لیکن کسی شئے کے عدم علم سے عدم شئے واجب نہیں آتی۔ اس لئے ایسی پیدائش کو قانون قدرت کے خلاف قرار دینا ان لوگوں کی غلطی ہے۔

بغیر باپ کے پیدائش ممکن ہے

مزید براں اگر پیدائش کے قانون قدرت کو بنظر غائر دیکھا جائے۔ تو بن باپ ولادت پر اعتراض کرنے والوں کا یہ دعوےٰ کہ ایسی ولادت قانون قدرت کے خلاف ہے۔ پایہ ثبوت کو نہیں پہونچتا۔ ماہرین علم حیوانات (Zoology) اس بات کے قائل ہیں۔ کہ مادہ تولید اصل میں عورت میں ہوتا ہے۔ جو کہ بیضہ (ovum) کہلاتا ہے۔ اور مرد کے مادہ کا کیڑا جس کو (Spermetazoon) کہا جاتا ہے۔ عورت کے بیضہ کے ساتھ مل کر اس میں کیمیاوی تغیر پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے بیضہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر بچہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ماہرین کے خیال کے مطابق ایسا کیمیاوی تغیر عورت کے بیضہ میں اور وجوہات کے سبب بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً کسی کیمیاوی ایجنٹ (Chemical Agent) یا دھکا (Shock) کے ذریعہ بھی بیضہ میں ایسا تغیر واقعہ ہو سکتا ہے۔ اور اس نظریہ کی رُو سے عین ممکن ہے۔ کہ بیضہ میں کیمیاوی تغیر مرد کے نطفہ کے بغیر کسی اور ذریعہ سے واقع ہو جائے۔ اور ایسے کیمیاوی تغیر کے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوگا۔ وہ بن باپ ہوگا۔ لیکن قانون قدرت کے خلاف نہ ہوگا۔ بعض احادیث کا مضمون بادی النظر میں اس نظریہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ ان کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماں اور باپ کے نطفہ کے خواص بچہ میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ اور اس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ بچہ کی پیدائش میں باپ کے نطفہ کا حصہ بھی ضروری ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ باپ کے نطفہ کے بغیر بچہ کی پیدائش ناممکن ہے۔ اس سے تو صرف اسی قدر ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر بچہ باپ کے نطفہ کی وجہ سے پیدا ہو۔ تو اس میں باپ کے خواص بھی منتقل ہوتے ہیں۔ اور اس سے ماہرین علم حیوانات کو انکار نہیں۔ اور ان کے نزدیک تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ اگر صرف ماں کے مادہ تولید سے بچہ پیدا ہو۔ تو اس میں محض ماں کے خواص موجود ہوں گے۔

ایک اور نظریہ

پھر میں بن باپ پیدائش کا ایک اور نظریہ پیش کرتا ہوں۔ جو مندرجہ ذیل واقعات سے بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔

اٹلی میں ایک آدمی کے پیٹ میں درد محسوس ہوا۔ اپریشن کرنے پر اس کے اندر سے ایک نامکمل بچہ (foetum) نکلا۔ ڈاکٹروں کی یہ رائے تھی کہ جب یہ شخص خود اپنی ماں کے پیٹ میں بطور بیضہ (fertilized ovum) تھا اور اس نے بڑھنا شروع کیا۔ تو اس کی ماں کا ایک اور بیضہ اس کے اندر آگیا۔ اور ناموافق جگہ میں مقید ہو جانے کی وجہ سے اس نے بڑھنا بند کر دیا۔ اور سوئی ہوئی (dormant) حالت اختیار کر لی۔ پھر جب کسی سبب سے اس نے پھر بڑھنا شروع کیا۔ تو اس نے نامناسب جگہ میں ہونے کی وجہ سے درد کی کیفیت پیدا کر دی۔

اسی طرح سے نو دس سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ برہما میں ایک چھ سالہ لڑکی کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ اور اپریشن کرنے پر اس کے پیٹ کے اندر سے غیر مکمل بچہ نکلا۔ لڑکی کی عمر اور دیگر کوائف کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ لڑکی نے کسی مرد سے ہم بستری کی۔ کیونکہ اس کے اعضاء ابھی اس قابل ہی نہ تھے اور نہ ہی اُسے ماہواری خون کا آنا شروع ہوا تھا۔ جو بچہ کی پیدائش کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس لئے اس واقعہ کے متعلق بھی ڈاکٹروں نے یہی رائے قائم کی۔ کہ نامکمل بچہ جو لڑکی کے پیٹ سے نکلا ہے۔ وہ اس کی ماں کے ایک بیضہ سے بنا ہے۔ جو کہ اس کے اندر آگیا جبکہ وہ خود اپنی ماں کے رحم میں ابتدائی حالت میں تھی۔

جڑواں بچوں کی پیدائش سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے۔ کہ یہ ممکن ہے۔ کہ بیضے رحم کے اندر جڑ جائیں۔ جڑواں بچوں کی صورت میں دونوں بیضے بڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن متذکرہ بالا امثلہ میں ایک بڑھتا رہا۔ اور دوسرا سوئی ہوئی (Dormant) حالت میں رہا۔ اور بعد میں کسی وجہ سے بڑھنا شروع کر دیا۔

غرضکہ ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ بعض اوقات بادی النظر میں ایک بچہ کی پیدائش بن باپ نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بن باپ نہیں ہوتی۔ اور ظاہر بین نگاہیں جس چیز کو خلاف قانون قدرت کہتی ہیں۔ وہ حقیقت میں قانون قدرت کے خلاف نہیں ہوتی۔ جب ایسی باتوں کا وقوع میں آجانا ممکن ہے۔ تو حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت پر اعتراض کرنے والوں کا یہ قول کہ ایسی ولادت قانون قدرت کے خلاف ہے۔ قابل قبول نہیں۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ کئی بچے ایسی پیدائش کا نتیجہ ہوں۔ لیکن ان کی ماؤں کے شادی شدہ ہونے کی وجہ سے ان کی ایسی پیدائش کا لوگوں کو علم نہ ہو سکا ہو اس لئے ایک چیز کے محض نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے اس کا انکار درست نہیں۔ جبکہ اس کی مثالیں پہلے بھی دُنیا میں موجود ہوں۔ جیسا کہ مسلمانوں عیسائیوں اور یہودیوں میں آدم علیہ السلام کی پیدائش ہندوؤں میں چار رشیوں کی پیدائش عیسائیوں اور یہودیوں میں ملک صدق سالم کی پیدائش۔ اور تواریخی طور پر ہلاکو خاں کی پیدائش ہے۔ اہل بصیرت لوگ ان واقعات پر غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت ناممکن نہیں۔ اور نہ ہی قانون قدرت کے خلاف ہے۔

رپورٹ مجلس مشاورت کی قیمت کے متعلق اعلان

اگرچہ مجلس مشاورت ۳۶ء کا دوسرا اجلاس جو ۲۳-۲۴-۲۵ راکتوبر کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۳۶ء ہی کا ایک جزو ہے۔ لیکن اس کی اہمیت اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ اس کی رپورٹ مستقل اور علیحدہ شائع کی جائے نیز اس کے ضبط۔ ترتیب اور تدوین پر اور اس کے چھاپنے اور شائع کرنے پر اتنے ہی اخراجات کا اندازہ ہے۔ جتنے اخراجات سابقہ اجلاس پر اٹھتے ہیں۔ لہذا نمائندہ صاحبان براہ مہربانی اس کی قیمت بحساب ۱۲؍ فی نسخہ پیشگی ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ یعنی "ٹکٹ داخلہ نمائندگان" حاصل کرتے وقت احباب اس رپورٹ کی پیشگی قیمت باخذ رسید ادا کریں۔

ایک جماعت کے جملہ نمائندگان اگر حصول ٹکٹ کے واسطے اکٹھے تشریف لائیں تو دفتر کے لئے ٹکٹ جاری کرنے میں سہولت کا موجب ہوگا۔ اور احباب کو اس میں کوئی خاص تکلیف نہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

دار السلام (افریقہ) کی نام نہاد اسلامی انجمن اور اس کے کارنامے

قریباً دس سال سے دار السلام میں ایک انجمن اسلامیہ بنی ہوئی ہے۔ جس کے مختصراً اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں (۱) تمام اسلامی فرقوں (سنی۔ شیعہ۔ احمدی اسمٰعیلی۔ بوہرے۔ اثنا عشری وغیرہ وغیرہ) کی نمائندگی بلا امتیاز رنگ و فرقہ و ملک (۲) مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت (۳) ہسپتال لائبریری۔ مسافر خانہ وغیرہ کا انتظام۔ مگر اب تمام کام بالکل برعکس ہو رہے ہیں۔ جن کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے

تقریباً آٹھ سال سے انجمن کی عمارت بن رہی ہے۔ جس میں تمام اسلامی فرقوں نے چندہ دیا۔ مگر انجمن پر چند پنجابی مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ اور فرقہ وارانہ جھگڑوں اور انجمن کے بعض ننگ اسلام کاموں کی وجہ سے ممبروں کی تعداد جو ڈیڑھ سو سے کم ہوتے ہوتے اب پندرہ بیس رہ گئی ہے۔ حالانکہ یہاں ۹۵ فی صدی آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اور دار السلام ٹانگانیکا کا سب سے بڑا شہر اور دار الحکومت ہے۔ مگر اس میں دوسرے اسلامی فرقوں کا قصور نہیں۔ بلکہ انجمن اسلامیہ کے بعض پنجابی ممبروں کی بد اخلاقی اور غیر اسلامی کاموں کی وجہ سے لوگ اسے "پنجابی انجمن" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور بہت حد تک انجمن کے ایک سکرٹری کی بعض حرکات بھی انجمن کی ناکامی کا موجب ہیں۔ یہاں زیادہ آبادی آغا خانی (اسمٰعیلی) لوگوں کی ہے۔ جو ایک مالدار اور تاجر قوم ہے۔ انجمن کے ایک سکرٹری نے اپنے انتخاب کے پہلے سال ہی ایک آغا خانی عورت کا اغوا کیا۔ اور اس سے ایک درخواست ڈسٹرکٹ افسر کو دلا کر نکاح کر لیا۔ اور رخصت لے کر ہندوستان روانہ ہو گیا۔ جس پر اسمٰعیلی فرقہ اور دوسرے شریف لوگوں نے بڑا شور مچایا۔ بلکہ بعض سرکردہ لوگوں نے مشورہ کیا۔ کہ گورنمنٹ کو کہہ کر سکرٹری مذکور کو سرکاری ملازمت سے علیحدہ کرا دیا جائے۔ مگر بعض لوگوں نے اس معاملہ کو رفع کر دیا۔

انجمن کے دوسرے اسی قماش کے لوگوں نے بجائے اس ننگ اسلام کو ملامت کرنے کے بدستور انجمن کا سکرٹری بنائے رکھا۔ سکرٹری مذکور نے لاہور پہنچ کر دوسری شادی کر لی۔ اور پہلی عورت کو طلاق دے دی۔ اور وہ خستہ حالت میں کرایہ مانگ کر واپس افریقہ پہونچی۔ مگر پانچ سال سے انجمن کا کوئی انتخاب نہیں ہوا۔ اب ذرا اس ننگ اسلام سوسائٹی کا کام ملاحظہ ہو۔

ہمارے ایک احمدی بھائی بابو محمد جمیل صاحب ٹبورہ سے غالباً عید کے موقعہ پر دار السلام آئے ہوئے تھے۔ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اور ہم مسلم گراؤنڈ میں نماز پڑھنے کے لئے جانے لگے۔ تو بھائی محمد جمیل صاحب نے سکرٹری سے دریافت کیا۔ کہ انجمن اسلامیہ میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی مصلے نہیں ہے۔ سکرٹری صاحب نے جواب دیا۔ کہ "چندہ تو کوئی دیتا نہیں مصلے کہاں سے خریدا جائے۔" حالانکہ یہی لوگ عیدین جیسے متبرک دنوں میں رات کے دو بجے تک طبلہ اور ہارمونیم بجاتے رہتے ہیں۔ اور ڈیڑھ ڈیڑھ صد شلنگ فیس پر باہر سے گویے بلاتے ہیں۔ انجمن کی طرف سے باقاعدہ عید کا پروگرام چھپتا ہے۔ اور اشتہارات میں لکھا ہوتا ہے کہ "۸ بجے سے رات کے دو بجے تک گانا ہوگا"۔

عیدین کے موقعہ پر ہمیشہ انجمن والوں کو ہارمونیم اور طبلے شہر سے مانگنے پڑتے تھے۔ آخر اس اہم ضرورت کو انجمن کے ایک نام نہاد غیور عہدیدار نے اس طرح پورا کیا۔ کہ بمبئی سے دو طبلے قریباً پچاس روپے اپنی گرہ سے ادا کر کے) انجمن اسلامیہ کے لئے منگوائے۔ اور ہماری موجودگی میں عید کے دن ایک غیر احمدی کو (فخریہ انداز میں) مخاطب کر کے کہا۔ "لو جی اب طبلے بھی انجمن کے اپنے ہو گئے ہیں۔ ہر سال لوگوں سے مانگنے پڑتے تھے"۔ اس پر اس غیر احمدی نے غصہ سے جواب دیا۔ کہ "آپ لوگ ایک دن کنجریاں بھی منگو لینگے۔ کیا اس بلڈنگ کو جو پہلے ہی مکمل نہیں ہوتی۔ گرا نہیں دیتے۔ اور مفت میں لوگوں کا پیسہ ضائع کر رہے ہو"۔

یہ ہیں اس نام نہاد اسلامی انجمن کے کام اور ان لوگوں کے حالات جو جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت پر یہ الزام لگاتے ذرا شرم محسوس نہیں کرتے کہ (نعوذ باللہ) آپ نے اسلام کو بدنام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ حالانکہ خود تمام ننگ اسلام کام مثلاً سور فروشی۔ شراب فروشی۔ گندے ٹونے ٹوٹکے علانیہ کرتے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی بجائے طبلے اور ہارمونیم کے دلدادہ ہیں۔ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

ایک احمدی از دار السلام

مبلغین سلسلہ کے لئے ایک ہدایت

نظارت ہذا میں رپورٹ ارسال کرتے وقت مبلغین سلسلہ احمدیہ کو چاہیئے کہ جس جماعت کی رپورٹ بھیجیں۔ اگر اسے تربیت کی ضرورت ہو۔ تو یہ بھی تحریر فرمایا کریں۔ کہ اس جماعت میں فلاں شخص جماعت کی تربیت کی اہلیت رکھتا ہے۔ تاکہ اس کو وقتاً فوقتاً نظارت

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات

برطانوی پالیسی اور عرب

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک)

عربوں کی تحریک آزادی کو بزور شمشیر دبانے کے متعلق برطانوی پالیسی کے اعلان سے عربوں کے جوشِ حریت میں ذرہ بھر بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک عام بغاوت کے لئے ان کی تیاریاں پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ مضطرب عربوں کی امیدیں فوازی سپہ سے وابستہ ہیں جس کے متعلق شام کے عربی اخبارات کا بیان ہے کہ وہ اپنے صدر مقام سے اپنے "عساکر" کی ترقی اور ان کی پامردی و سرباز ی کے متعلق اعلانات شائع کر رہا ہے۔

ہڑتال ختم کرنے کے متعلق عربوں کا انکار

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک)

معلوم ہوا ہے کہ عربوں کی ہائی کمیٹی ہڑتال ختم کرانے کے متعلق اس وقت تک لوگوں سے اپیل کرنے کے لئے تیار نہیں جب تک وہ پوری طرح اطمینان نہ کرے کہ نوری پاشا وزیر اعظم عراق کو حکومت عراق اور دوسری عرب حکومتوں کی جانب سے باقاعدہ طور پر مذاکرات مفاہمت کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور انہوں نے حکومت برطانیہ سے ان شرائط کی رضامندی حاصل کر لی ہے جو اس ہفتہ ہائی کمیٹی نے مرتب کئے۔ عرب صرف ان شرائط پر ہڑتال واپس لے سکتے اور سرکاری طور پر اسے ختم کرا سکتے ہیں۔

"Palestine Post" کی اطلاعات کے مطابق مفاہمت کے شرائط حسب ذیل ہیں:

(۱) گذشتہ فسادات کے مختلف مراحل کے دوران میں جن لوگوں کو سزائیں دی جا چکی ہیں۔ عام معافی دی جائے۔ (۲) شاہی کمیشن کی تحقیقات کے دوران میں یہودیوں کا داخلہ بند کیا جائے۔ (۳) گورنمنٹ فلسطین اس امر کا اقرار کرے کہ شاہی کمیشن یہودیوں کے داخلہ کے متعلق ایسی پابندیاں عاید کرنے کی سفارش کریگا۔ جن سے عربوں کے وہ خدشات جو ملک میں ان کی آئندہ پوزیشن کے متعلق پیدا ہو چکے ہیں دور ہو جائیں گے۔ (۴) حکومت عراق کے ایک نمائندہ کو یہ حق دیا جائے کہ وہ شاہی کمیشن کے سامنے پیش ہو کر فلسطین میں عربوں کے مطالبات کی حمایت کر سکے (۵) شاہی کمیشن کی تحقیقات کے بعد حکومت عراق حکومت برطانیہ کے ساتھ اس بارے میں کوشش جاری رکھے کہ کمیشن کی ان سفارشوں کو جو عربوں کے موافق ہیں پورا کیا جائے اور ایسی سفارشوں کو جو ان کے موافق نہیں ہیں منسوخ کیا جائے۔

مصر میں سرکاری لاٹری کا قیام

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ نئے وزیر مالیات ان بہت سی لاٹریوں کو جو خیراتی اداروں کی طرف سے ہر ہفتہ نکالی جاتی ہیں ختم کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ وہ ان کی جگہ ایک سرکاری مرکزی لاٹری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہر روز نکالی جائے۔ اور جس کی آمدنی سے مختلف خیراتی اداروں کو ان کی اہمیت کے تناسب سے سالانہ امداد دی جائے۔ اس سکیم کا ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ زائد مصارف میں ایک معتدبہ کمی ہو جائیگی اور اس طرح خیراتی اداروں کے لئے زیادہ بچت ہوگی۔ اس کے علاوہ بہت سے افسران جن کو موجودہ صورت میں مختلف لاٹریوں کی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ اپنا بہت سا وقت بچا سکیں گے۔

عراق کے ساتھ تبادلہ اشیاء

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک یورپین فرم نے جو ڈاکٹری کا سامان اور انگریزی ادویات تیار کرتی ہے۔ عراق کے ڈائرکٹر جنرل حفظان صحت سے ملاقات کر کے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اسے اجازت دی جائے کہ وہ عراق کو اپنی اشیا مہیا کرے اور اس کے بدلہ میں عراق کی پیداوار مثلاً کھجور اور اناج حاصل کرے عراق کو عموماً اپنی پیداوار کے لئے مارکیٹ تلاش کرنے میں چنداں مشکلات پیش نہیں آتیں خصوصاً ان کو ششوں کے پیش نظر جو اس وقت اشیائے برآمد کا ایک باقاعدہ معیار قائم کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اس امر میں کوئی دقت نہیں لیکن موجودہ حالات میں تبادلہ اشیا کی یہ تجویز جسے منظور کر لیا گیا ہے۔ زیادہ مرغوب ہے۔

عراق کی قومی جہازران کمپنی

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق عراق میں ایک جہازران کمپنی کے قیام کے سوال پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ وزیر مالیات کے دفتر میں اس معاملہ پر بحث و تمحیص کے لئے حال ہی میں جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں صنعتی بنک اور زراعت کے ڈائرکٹر جنرل۔ بغداد کے ایوان تجارت کے صدر اور ڈائرکٹر صیغہ تجارت نے بھی شمولیت اختیار کی۔ ابھی چونکہ اور اجلاس منعقد ہونگے اس لئے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن یہ امر قرین قیاس ہے کہ موجودہ جہازوں کی تنظیم کو اس سکیم پر جو بہت سے اخراجات کی حامل ہوگی عمل پیرا ہونے سے پہلے اپنا نقطہ نگاہ پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

عراق میں پرواز کی ایک کمپنی کا قیام

عراق کی ایک کمپنی پرواز جو عنقریب قائم کی جائے گی۔ سات سو میل کے قطر کے اندر چار سو پچاس گھوڑوں کی طاقت رکھنے والے طیارے استعمال کرے گی۔ جن کی انتہائی رفتار ۲۱۰ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ متعدد ہوائی راستوں کے علاوہ بغداد سے بیروت اور بصرہ تک باقاعدہ سروس کے قیام کی تجویز کی گئی ہے

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ بیروت تک پرواز کرنے میں تین گھنٹے صرف ہونگے۔ اور بغداد سے بصرہ تک کا سفر دو گھنٹوں کا ہوگا۔

دلچسپ واقعاتِ عالم

روس کے مقدمہ بغاوت کی تہ میں راز

جنیوا (بذریعہ ہوائی ڈاک) روس میں ماسکو کے مقدمہ بغاوت اور ملک کو ٹراٹسکی کے حامی دہشت پسندوں سے پاک کر دینے کی حقیقی وجوہ کے متعلق پر زور افواہیں یورپ کے دارالحکومتوں میں گشت لگا رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ روس کا ڈکٹیٹر جوزف سٹالن موت کے پنجے میں گرفتار ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسی لمحہ دل کی ایک بیماری Angina Pectoris سے اس کی موت واقع ہو جائے۔ ایک اعلیٰ افسر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس اعلان کا کہ کیا "کامریڈ سٹالن ایک مہلک مرض میں مبتلا ہے اور اس کی امکانی موت کی وجہ سے اشتراکی آمریت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ بین الاقوامی صورت حالات روس کی مضبوطی اور اتحاد کی متقاضی ہے کہ ملک سے تمام مخالفین کو معدوم کر دیا جائے"؟

ڈی ولیرا کی بینائی کے متعلق خدشہ

ڈبلن (بذریعہ ہوائی ڈاک) آئرلینڈ کے باخبر حلقوں میں اس امر کا شدید خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ممکن ہے آئندہ سال کے دوران میں مسٹر ڈی ویلرا اگر کامل طور پر نہیں۔ تو بہت حد تک اپنی آنکھوں کی بینائی کھو دیں گے۔ ان کا بیان ہے کہ زیورچ میں انہوں نے آنکھوں کا جو اپریشن کرایا تھا اگرچہ بظاہر وہ کامیاب تھا۔ لیکن اس نے ان کی آنکھوں میں کوئی نمایاں اصلاح نہیں کی۔ اغلب ہے کہ ڈی ویلرا کو صحت کی بنا پر سیاسی زندگی سے علیحدہ ہونا پڑے لیکن اگر وہ مستعفی ہونا پسند نہ کریں۔ تو وہ آئندہ زندگی میں بھی اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔ کیونکہ ایک نابینا لیڈر کی موجودگی قدرتی طور پر لوگوں کی کشش کا موجب ہوگی جس کی آئرلینڈ کے رائے دہندگان مزاحمت نہیں کر سکیں گے۔

اٹلی کی عسکری سرگرمیاں

روما (بذریعہ ہوائی ڈاک) اطالیہ میں اسلحہ اور جہاز سازی کے کارخانوں اور فوجی بارکوں میں کچھ عرصہ سے انتہائی سرگرمی کا اظہار ہو رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ خاص

قیام امن کیلئے حکام ضلع ہزارہ کی تحسین کوشش

انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی طرف سے شکریہ کی قرار دادیں

انجمن احمدیہ ایبٹ آباد

۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو انجمن احمدیہ ایبٹ آباد کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق آراء حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) انجمن احمدیہ ایبٹ آباد جناب ڈپٹی کمشنر صاحب و جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع ہزارہ کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ انہوں نے بروقت دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا نفاذ کر کے احرار اور ان کے ملاؤں کی ان شر انگیزیوں کا انسداد کیا۔ جن کا اظہار وہ جماعت احمدیہ کے خلاف علی العموم اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت کے موجودہ امام کے خلاف علی الخصوص کر رہے ہیں۔ اور جن سے امن عامہ میں سخت خلل واقع ہونے کا اندیشہ تھا۔

(۲) مزید برآں انجمن ہذا احکام مذکورہ کو سلسلہ کے مقدس بانی کی تعلیم کے ماتحت گورنمنٹ کی فرمانبرداری کا یقین دلاتی ہوئی اس امر کا اعادہ کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ کو قانون اور امن عامہ کے قیام اور عوام کی بہبودی کا پورا پورا احساس ہے اور وہ برطانوی انصاف کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے (۳) قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع ہزارہ، جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع ہزارہ۔ پریذیڈنٹ صاحب پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

انجمن احمدیہ مانسہرہ

انجمن احمدیہ مانسہرہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۵ اکتوبر جناب پیر زمان شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں۔ (۱) انجمن احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ، جناب میجر۔ بی۔ بی۔ راس ہرسٹ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے ایبٹ آباد کی نام نہاد تبلیغ کانفرنس کو جو محض احمدیوں کے خلاف لوگوں کے جذبات نفرت کو ابھارنے اور اس طرح ان کے جان و مال کو خطرہ میں ڈالنے کیلئے منعقد کی جا رہی تھی۔ روکنے کیلئے فوری اقدام کیا (۲) قرار پایا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد۔ جناب چیف سیکرٹری صاحب گورنمنٹ صوبہ سرحد، جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع ہزارہ اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کیلئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ اس آسامی کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ۴۵ روپے ماہوار الاؤنس مقرر ہے۔ خواہشمند احباب اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد نظارت تعلیم و تربیت قادیان میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ درخواستوں میں مندرجہ ذیل امور کو واضح کرنا ضروری ہوگا (۱) امیدوار کی عمر (۲) امیدوار کی تعلیمی قابلیت (۳) تعلیمی یا تربیتی ادارہ کا سابقہ تجربہ (۴) تاریخ بیعت سلسلہ احمدیہ (۵) آیا پورا وقت احمدیہ ہوسٹل میں لگانے کے لئے تیار ہیں۔ یا کہ کسی دوسرے کام میں وقت دیتے ہوئے صرف زائد وقت دے سکتے ہیں۔ (۶) کوئی دفتری تجربہ ہے یا نہیں۔ (۷) قرآن شریف اور کتب سلسلہ کا کہاں تک مطالعہ ہے۔ (۸) آیا کوئی شخصی ضمانت دے سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

بھرتی کے متعلق اعلان

معلوم ہوا ہے کہ ماہ رواں کے دوسرے عشرہ میں وائرلیس کے محکمہ میں ایسے نوجوان بھرتی کئے جائیں گے۔ جو میٹرک یا نویں جماعت تک تعلیم یافتہ ہوں۔ اور فوج میں بھرتی ہونے والی اقوام کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ عمر اور صحت و قد کے لحاظ سے بھرتی کے قابل ہوں۔ بھرتی مندرجہ ذیل مقامات اور تاریخوں پر ہوگی۔

۱۲ اکتوبر بروز سوموار ایبٹ آباد
۱۵ اکتوبر " جمعرات شادی خان ضلع کیمبل پور
۱۹ " " سوموار کوہ مری ضلع راولپنڈی
۲۱ " " بدھ گوجر خان "
۲۳ " " جمعہ تمن ... Taman ضلع کیمبل پور
۲۶ " " سوموار نور پور سیٹھی ضلع جہلم

۲۷ اکتوبر کو سب بھرتی شدہ نوجوانوں کو جہلم حاضر ہونا ہوگا۔ جہاں سے رات کی گاڑی سے بمبئی روانہ ہو جائیں گے۔

بھرتی ہونے والوں کو غالباً مقررہ عرصہ کے لئے ایگریمنٹ بھی دینا ہوگا۔ اور بوقت بھرتی والد یا سرپرست کی حاضری ضروری ہوگی۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

درختوں کی نیلامی

(۱) جامعہ احمدیہ قادیان اور بورڈنگ ہائی سکول کی درمیانی سڑک پر ۸۰ عدد درختان شیشم خشک ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ۸ بجے دن کے منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ ان درختان شیشم میں سے جلانے کی لکڑی کے علاوہ کار آمد لکڑی بھی نکل سکتی ہے۔ جس کے صندوق چارپائیاں میزیں اور کرسیاں نیز عمارتوں کے لئے شہتیر۔ بالے بھی نکل سکتے ہیں۔

(۲) قادیان میں اڈہ خانہ اور ہوزری کی سڑک کے درمیان ۵۵ عدد بڑ اور ایک درخت پیپل بھی اسی تاریخ کو بعد فراغت نیلام مذکور نیلام کئے جائیں گے۔ ان بوہڑوں اور پیپل میں بھی علاوہ جلانے کی لکڑی کے کار آمد لکڑی نکل سکتی ہے۔ نیز ان ہر سہ درختوں پر کئی سو من لکڑی ہے۔ خرید کرنے والے اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر پہنچ کر بولی دیں۔ خاتمہ بولی پر ۱/۴ حصہ زر نیلام فوراً وصول کیا جائے گا۔ اور بقیہ رقم آخری منظوری دینے پر نقد وصول کی جائے گی

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان